○○ خبر لیجیئے ہماری مہربانا! ○○

سید عطاء المحسن بخاری

میں چونکہ علماء کے اس طبقہ سے تعلق نہیں رکھتا جو پجیرو، لینڈ کروزر اور شیراڈ جیسی قیمتی گاڑیوں اور ہوائی جہازوں پر ملک کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک اڑتا، دوڑتا پھرتا اور پھدکتا ہے۔ اس لئے مجھے اپنے نجی اور تبلیغی اسفار کیلئے عموماً اپنے وطن کی انہی ٹوٹی پھوٹی سڑکوں پر اور اچھلتی، کودتی بسوں اور ویگنوں میں سفر کرنا پڑتا ہے جن میں ریکارڈنگ کی اذیت ناک، دماغ سوز، جبری سماعت سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔

میرے مشاہدے میں جو سڑکیں آئی ہیں ان کی نشاندہی کرتا ہوں، ملتان سے جھنگ، ملتان سے فیصل آباد، جھنگ سے سرگودھا، جھنگ سے بھکر، چنیوٹ، حافظ آباد گوجرانوالہ، گجرات ..... یہ سب سڑکیں تباہ و برباد۔ بسیں، ویگنیں، کوچز، کھڑکھڑ کرتی، شور قیامت بپا کرتی، بے حال و بدحال، سواریوں کو منزل بے منزل پھینکتی، دھکے دیتی اگلے سٹاپ کیلئے ریس لگا دیتی ہیں کہ سواری دوسری گاڑی نہ لے لے۔ قدم قدم پر گڑھے، کھڈے اس پر طرہ "چاند میری زمیں" شاید یہ مشابہت تام ہے کہ قریہ مہتاب میں بھی عاشق نامراد کو گڑھے ہی ملے تھے۔ اس مشابہت و مماثلت کو حقیقت سمجھتے ہوئے اسے دوام بخشا۔ ان گڑھوں اور کھڈوں کو "شاہد اقتدار" نے "ٹراں نیک" جان کر محفوظ بلکہ حنوط کر لیا ہے اور "سیاست کے کبڑے عاشقوں" کو دعوت مبارزت دی ہے کہ انہی گڑھوں، کھڈوں میں گرتے پڑتے اور لڑھکتے ہوئے آسکو تو آؤ کہ اسلام آباد کے راستے میں کوئی کہکشاں نہیں ہے۔

حالانکہ اسلام آباد والی دھرتی خود کہکشاں سے کم نہ تھی۔ جب تک یہ دھرتی یرغمال نہیں بنی تھی کہکشاں تھی۔ جب علمائے امت کے عمامے سیاست کے خارمغیلاں سے نہیں الجھے تھے، جب ان کے منہ سے گلاب جھڑتے تھے، جب ان کی گفتگو سے دل مہکتے تھے، جب اسلام آباد والی ارض ناہموار پر عجز و انکسار کے سجدے قرب الٰہی کا مظہر تھے، یہ کہکشاں تھی اور جب سے دولت قارونی کے مالک اور فکر افلاطون کے فرزند ناہموار یہاں قابض ہوئے ہیں، یہ زمین مردود و مرتاب ہوگئی ہے، اس کا نقشہ ہی بدل گیا ہے۔ اسلام آباد کی بجائے کفر آباد پنجاب دکھائی دیتا ہے۔

نادیدنی کی دید سے ہوتا ہے خون دل

قارئین کرام! میں سڑکیں ناپتا ناپتا کہکشاں میں کھو گیا، ملتان ہی سے اگر کبھی علی پور (مظفرگڑھ) جانا ہو تو ملتان سے اپنے نوابزادہ نصراللہ صاحب کے دیس (جو پردیس لگتا ہے) خانگڑھ تک سڑک ایسی تفتیش کرتی ہے کہ بس دل دھڑک، دھڑک ابھی گئے کہ ابھی گئے۔ تقریباً پندرہ میل کا نقشہ پی ڈی پی کی طرح خراب و خستہ حال ہے بلکہ خوار و زبوں اور آپ مرحوم نفیس خلیلی کی زبان میں بے دھڑک کہہ سکتے ہیں بلکہ تمام سواریاں مل کے گا سکتی ہیں:

"یہ پاکستان ہے یا قصاب خانہ"

اس خزاں رسیدہ چمن کو بھی جیالے محو بہار کہتے ہیں۔ غلام مصطفیٰ کھر بھی نواب صاحب کے قریب ہی فروکش ہیں اور وہ تو بہت ہی پُربہار ہیں۔ خیال یار میں انہیں تو خزاں کے دن بھی بہت سازگار نظر آتے ہیں یا یوں کہہ لیجئے ہمارے ملک میں تمام وڈیرے میک اپ سے رہتے ہیں۔ اگر ان کا میک اپ اتر جائے تو یہ محض ڈریکولا ہیں یا سفاک و مستبد جاگیرداروں کے وہ چہرے جو بن کھلے مرجھا گئے ہوں۔ اقتدار کے "شاہد نازک خیال" نے اس نئے پاکستان کے نقشے سے واقفیت بلکہ واقفیت عامہ کے باوجود کہا کہ ہم پاکستان کو ڈیموکریٹک، پروگریسو، ماڈرن اسلامک سٹیٹ بنانا چاہتے ہیں، ہم نے بنیاد پرستی کو رد کر دیا ہے۔ شاید اسی لئے نصیراللہ بابر نے داخلی "انتشار" ختم کرنے کیلئے شریعت محمدی ؐ کا مطالبہ کرنے والے بنیاد پرستوں، رجعت پسندوں اور سرکشوں کو راہ راست پر لانا ضروری سمجھا اور انہیں فوجی کرش سے کرش کر دیا۔

لیکن ایسا پہلی مرتبہ تو نہیں ہوا..... انہی لوگوں نے

(بقیہ ص پر)